

STAR TRADERS Farooq 99010 76650
Arbaz 74112 90628
PLUMBING, SANITARY
N.T.Road, SHIMOGA 577202

STAR TRADERS

معاون بانی: مرحوم سالار احمد اعجاز
عقین حکم عمل ہم مجتہد و متبحر عالم
جہاد زندگی میں ہیں سروسوں کی مشیرین
آپ کا اخبار چھپنے کا سہ

روزنامہ آج کا انقلاب
आज का अण्णलब

KHAZANA JEWELLERS
Gold Rate Today We offer **BRIDAL** Jewellery
916 : 15,560 18K : 13,000
Silver : 28
to suit every style and theme.
Monthly Schemes Available
Contact: 9844906536 / 08182-402713
Shop No.2 K.G.N. Commercial Complex, SHIMOGA

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga, Chikmagalore, Davangere, Haveri, Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed 6 صفحات: 25 رمضان المبارک - 2026 اتوار 15 مارچ 2026 Rs.4.00. ماہانہ 100 روپے Shimoga Vol:- 12/ Issue:- 233 Sunday 15th March 2026

Jsw Colouron+
Premium Colour Coated Roofing Sheets
BEAUTY THAT LASTS FOREVER
Jsw Pragati+
Colour Coated Sheets
TINCO ROOFING
Saudagar Rice Mill, By-Pass Road, Shimoga
TINCO ENTERPRISES
Dealers in Iron & Steel
3rd Cross, Garden Area, Shivamogga 577201

یکم مئی سے شیموگہ میں انڈیگو کی فضائی سروس بند ہونے کا امکان

شیموگہ شیموگہ سے ہنگو، ہلی سمیت ملک کے 131 شہروں کو جوڑنے والی معروف فضائی کمپنی انڈیگو کی مئی سے اپنی پروازیں بند کرنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس خبر کے سامنے آنے کے بعد علاقے میں اس موضوع پر کافی بحث شروع ہو گئی ہے۔ قومی میڈیا رپورٹس کے مطابق اس وقت انڈیگو کمپنی نے صرف 30 اپریل تک ہی ٹکٹ بکنگ کی سہولت فراہم کی ہے جبکہ یکم مئی کے بعد کسی بھی تاریخ کے لئے ٹکٹ دستیاب نہیں ہے۔ اس صورتحال سے مسافروں اور مقامی لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس بارے میں کمپنی کی جانب سے مزید تفصیلات سامنے آنے تک بتایا جا رہا ہے کہ حال ہی میں احمد آباد میں پیش آنے ایک فضائی حادثے کے بعد ڈی جی سی اے سے ہوابازی کے قوانین کو مزید سخت کر دیا ہے۔ نئے ضوابط کے تحت پائلٹس کے کام کے اوقات اور طیاروں کی دیکھ بھال سے متعلق سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ان نئے قواعد کی وجہ سے انڈیگو کو پائلٹس کی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی کیلئے مسئلے کے باعث کمپنی چھوٹے شہروں کے لئے چلائی جانے والی اے ٹی اور طیاروں کی خدمات میں کمی کرنے پر غور کر رہی ہے۔

وزارت مانتا نہر کرنا اسمبلی کا حق ہے: راگھویندر

کوپل: رکن اسمبلی راگھویندر پٹیل نے کہا ہے کہ وزیر بننے کی خواہش ظاہر کرنا ہر رکن اسمبلی کا حق ہے اور اس میں کوئی غلط بات نہیں۔ اگر روٹیشن کے اصول کے تحت سب کو موقع دیا جائے تو سب کے ساتھ انصاف ہوگا۔ وہ جنت کے روز صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نئے ارکان اسمبلی بھی اگر وزارت کے لئے درخواست کرتے ہیں تو اس میں حرج نہیں۔ اس بارے میں جی فیصلہ وزیر اعلیٰ سدارامیا اور پارٹی بانی کمان کریں گے۔ پٹیل نے بتایا کہ ارکان اسمبلی کی جانب سے مندرجہ عہدہ میں انہیں بھی مدعو کیا گیا تھا لیکن ذاتی وجوہات کی بنا پر وہ شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بانی کمان انہیں وزارت کا موقع دیتی ہے تو وہ اس ذمہ داری کو بخوبی نبھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر جنت میں فلٹرز کی تقسیم میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وزیر اعلیٰ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اضافی جنت میں فلٹرز فراہم کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعلیٰ تمام ارکان اسمبلی کی بات سنتے ہیں۔ انہوں نے بی بی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان کی حکومت آتی ہے تو اکثر دوسرے اضلاع کے رہنماؤں کو کسی اور ضلع کا انچارج وزیر بنا دیا جاتا ہے۔ ایسے میں مقامی ترقی کی طرح ممکن ہوگی۔ راگھویندر پٹیل نے کہا کہ کوپل ضلع میں سورج رائے ریڈی، شیواجی کھڈگی اور وہ خود تین سینئر رہنما ہیں، اس لئے اگر روٹیشن کے اصول کے تحت موقع دیا جائے تو انہیں بھی وزیر بننے کا موقع مل سکتا ہے۔

خلیجی خطے میں امریکی اڈوں پر ایران کا نیا حملہ

دہلی، کویت اور بحرین میں ڈرون سے نشانہ، بغداد میں پرواز، بندرگاہ فحیرہ میں تیل سروس معطل

تہران میں اسرائیل اور امریکہ اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ پندرہویں دن میں داخل ہو گئی ہے اور مشرق وسطیٰ میں کشیدگی مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ ایران کے مرکزی فوجی ہیڈ کوارٹر مقرر خاتم الانبیاء نے اعلان کیا ہے کہ فضائی دفاعی نظام نے تین امریکی MQ-9 ڈرونز کو سائنس ڈرون مار گرائے ہیں جبکہ ایران نے "وعدہ صادق" نامی فوجی کارروائی کے تحت جی حملہ آور ہیرس بھی شروع کر دی ہیں۔ ایرانی خبرسماں اداروں کے مطابق فضائی دفاع نے دو ڈرون صوبہ فارس کے شہر فیروز آباد اور بندر عباس میں جبکہ ایک ڈرون شمال مغربی شہر تبریز کی فضاؤں میں تباہ کیا۔ ایرانی حکام کے مطابق جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک مختلف اقسام کے 112 جنگی، جاسوس اور خودکش ڈرون مار گرائے جا چکے ہیں۔ ایرانی فوج اور پاسداران انقلاب کی فضائی و بحری افواج نے حزب اللہ کے ساتھ مل کر "وعدہ صادق" کے تحت پینتالیسویں اور چھٹالیسویں حملہ آور ہیرس میں اسرائیلی اور امریکی اہدات کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ بیان کے مطابق ٹھوس اہدہ سے چلنے والے خیمبر فلکن ہیلکوپٹر اور حملہ آور ڈرونز کے ذریعے اسرائیل کے کئی علاقوں میں اہدات کو نشانہ بنایا گیا جن میں حیفہ، قیصریہ، زریعت، شولوی اور حولون کا فوجی صنعتی کمپلیکس شامل ہیں۔ ایرانی ذرائع کے مطابق ان کارروائیوں میں اسرائیل کی شمالی کمان کے کمانڈر ڈی جے ایچ اور امریکی افواج کے اجتماع کے مقامات کو ہدف بنایا گیا۔ پاسداران انقلاب کی بحریہ کے کمانڈر علی رضا خیردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایران پر حملے جاری رہیں تو امرات میں موجود امریکی فوجی اڈوں اور بندرگاہوں کو نشانہ بنایا گیا تاہم تیل کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ ایرانی حکام نے اس دعوے کو تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جزیرے سے تیل کی برآمدات بدستور جاری ہیں اور وہ زندگی مہول کے مطابق چل رہی ہے، اگرچہ حملوں میں بعض فوجی تنصیبات اور ہوائی اڈے کو نقصان پہنچا ہے۔ ایران کے سینئر رہنما حسن رضائی نے

تیسری کے مطابق ایرانی افواج نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات پر بھی حملوں کی کئی گہرائیوں میں ان کے بقول اہل طبیعی کے نظریہ ایڑیوں، بحرین کے شیخ عیسیٰ ایڑیوں اور کویت کے العدری اڈے کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا، جہاں پیٹرولیم ریڈار نظام، طیاروں کے ایڈیشن کے ذخائر اور دیگر فوجی تنصیبات کو ہدف بنایا گیا۔ ایرانی حکام نے متحدہ عرب امارات کو

تیسری کے مطابق ایرانی افواج نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات پر بھی حملوں کی کئی گہرائیوں میں ان کے بقول اہل طبیعی کے نظریہ ایڑیوں، بحرین کے شیخ عیسیٰ ایڑیوں اور کویت کے العدری اڈے کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا، جہاں پیٹرولیم ریڈار نظام، طیاروں کے ایڈیشن کے ذخائر اور دیگر فوجی تنصیبات کو ہدف بنایا گیا۔ ایرانی حکام نے متحدہ عرب امارات کو

تیسری کے مطابق ایرانی افواج نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات پر بھی حملوں کی کئی گہرائیوں میں ان کے بقول اہل طبیعی کے نظریہ ایڑیوں، بحرین کے شیخ عیسیٰ ایڑیوں اور کویت کے العدری اڈے کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا، جہاں پیٹرولیم ریڈار نظام، طیاروں کے ایڈیشن کے ذخائر اور دیگر فوجی تنصیبات کو ہدف بنایا گیا۔ ایرانی حکام نے متحدہ عرب امارات کو



خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ایران پر حملے جاری رہیں تو امرات میں موجود امریکی فوجی اڈوں اور بندرگاہوں کو نشانہ بنایا گیا تاہم تیل کے بنیادی ڈھانچے کو نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ ایرانی حکام نے اس دعوے کو تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جزیرے سے تیل کی برآمدات بدستور جاری ہیں اور وہ زندگی مہول کے مطابق چل رہی ہے، اگرچہ حملوں میں بعض فوجی تنصیبات اور ہوائی اڈے کو نقصان پہنچا ہے۔ ایران کے سینئر رہنما حسن رضائی نے

تیسری کے مطابق ایرانی افواج نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات پر بھی حملوں کی کئی گہرائیوں میں ان کے بقول اہل طبیعی کے نظریہ ایڑیوں، بحرین کے شیخ عیسیٰ ایڑیوں اور کویت کے العدری اڈے کو میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا، جہاں پیٹرولیم ریڈار نظام، طیاروں کے ایڈیشن کے ذخائر اور دیگر فوجی تنصیبات کو ہدف بنایا گیا۔ ایرانی حکام نے متحدہ عرب امارات کو

DOLLAR MAN **BIGBOSS**

FIT HAI BOSS
VEST | BRIEF | TRUNK | SOCKS

Exclusive Brand Outlet now at SHIVAMOGGA

Opp. Cake Corner, Nehru Road. +91-9986182961

Buy Online at: www.dollarglobal.in | Flipkart | snapdeal | amazon | Myntra | AJIO | zepto

Dollar products are available in over 800 cities/towns and 1,50,000 plus MBOs across India

بنگوریا غریبوں کی فلاحی اسکیموں میں آج بھی زندہ ہیں: مدھو بنگار پاپا

شیموگہ: کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ ایس بنگار پاپا نے غریبوں کی فلاح کے لئے جو مختلف اسکیمیں شروع کیں، ان کے ذریعے وہ آج بھی عوام کے دلوں میں زندہ ہیں۔ یہ بات اسکول ایجوکیشن اور لائسنس حکمہ کے وزیر اور ضلع کے ایجنٹ ڈی ایچ ایچ مدھو بنگار پاپا نے کہا ہے۔ وہ ہفتے کے روز شیموگہ کے گوال گوالہ آؤٹ میں ایک پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انھوں نے کہا کہ وہ ڈی وی سی سڑک تک 100 فٹ چوڑی دو طرفہ سڑک کو سابق وزیر اعلیٰ ایس بنگار پاپا کے نام سے منسوب کیا گیا اور نام کی تصدیق کی

کر کے کسانوں کی بڑی مدد کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بنگار پاپا نے تعلیم کو انسان کی زندگی کے لئے انتہائی ضروری سمجھے تھے۔ 1990 کی دہائی میں جب غریب طبقے کے لئے تعلیم حاصل کرنا مشکل تھا، اس وقت انہوں نے ایک منفرد اسکیم شروع کی جس کے تحت اسکول آنے والے بچوں کی ماؤں کو روزانہ ایک روپیہ دیا جاتا تھا تاکہ وہ بچوں کو تعلیم کی طرف راغب کیا جا سکے۔ وزیر نے بتایا کہ حکومت ریاست میں ایک ہزار کے پی ایس اسکول قائم کرنے کا ارہامی ہے جہاں ایل کے بی سی بارہویں جماعت تک مفت تعلیم ایک ہی کیمپ کے نیچے دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ، کمپیوٹر، تعلیم، ہنرمندی اور دیگر انصران و معززین بھی موجود تھے۔



بھدراتی بلدیہ کا 1.46 کروڑ روپے بجٹ پیش

بھدراتی: بھدراتی سٹی میونسپل کونسل کے لئے سال 2026-27 کا 1.46 کروڑ روپے بجٹ جمعہ کے روز صدر جے جی گیتا راج کمار نے عام اجلاس میں پیش کیا۔ انہوں نے اجلاس میں بتایا کہ آئندہ مالی سال کے لئے بلدیہ کو تقریباً 148.08 کروڑ روپے آمدنی کی توقع ہے جبکہ اخراجات 146.62 کروڑ روپے رہنے کا اندازہ ہے۔ صدر نے کہا کہ بلدیہ کو حکومتی گرانٹ کے طور پر تقریباً 54.76 کروڑ روپے اور اپنے ذرائع سے 33.51 کروڑ روپے آمدنی حاصل ہونے کی امید ہے۔ اس میں بجلی گرانٹ 16.50 کروڑ روپے اور ایس ایف سی تنخواہ گرانٹ 11.81 کروڑ روپے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ ٹیکس سے 8.70 کروڑ روپے، جرمانوں سے 1.51 کروڑ روپے، پانی اور سیوریج چارجز سے 4.80 کروڑ روپے اور ٹھوس پھرا انتظامی ٹیکس سے 1.05 کروڑ روپے جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ بجٹ میں موثر پھرا انتظام، پینے کے پانی کی بہتر فراہمی اور شہری کارکنوں کی فلاح پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ صفائی کارکنوں کی بروقت تنخواہیں دینے، حفاظتی سامان فراہم کرنے، سماجی تحفظ اسکیمیں نافذ کرنے اور طبی معائنے

سہولیات کی ترقی، اور پانی صاف کرنے والے پائپس و پمپ باؤنڈری پر سی توانائی کے پینل نصب کر کے بجلی پیدا کرنے جیسے منصوبے بھی بجٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ اس موقع پر نائب صدر بشیر احمد، ایڈیٹنگ مینیجر کی صدر پریم کے بی اور کمشنر کے این جی ہینت بھی موجود تھے۔ اجلاس میں اٹھارے گئے مسائل: اجلاس کے دوران بعض ارکان نے شہری مسائل بھی اٹھائے۔ رکن سدپ نے شہر میں آوارہ کتوں کی بڑھتی تعداد پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال آوارہ کتوں کی کئی ہندی کرنے والوں کو ادا نہیں نہیں ہوئی اور کئی علاقوں میں ان کا مسئلہ بڑھ گیا ہے۔ رکن چنپا نے بلدیہ کی جانب سے ٹھیکیداروں اور سپلائرز کو بتایا رقم کی ادائیگی میں تاخیر کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ شہری تعمیراتی کام کرنے والے ٹھیکیداروں کو تقریباً 11 کروڑ روپے ادا کرنے باقی ہیں۔ اسی طرح رکن بی بی ناگراج نے الزام لگایا کہ شہر کے کئی علاقوں میں بغیر صاف کیا ہوا پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور پانی صاف کرنے کے لئے استعمال ہونے والے مواد کا معیار بھی کمزور ہے۔ رکن بی کے موہن نے مطالبہ کیا کہ ان مواد کو لیبارٹری میں بھیج کر معیار کی جانچ کی جائے۔



الفاظ سے خیال تک (ہر ہفتے ایک نئی کتاب: تبصرہ اور تجزیہ)

Make it Stick

INTERNATIONAL BESTSELLER

make it stick



The Science of Successful Learning

OVER 15 MILLION COPIES SOLD

Peter C. Brown
Henry L. Roediger III
Mark A. McDaniel

5- "All new learning requires a foundation of prior knowledge."

تمام نیا سیکھنے کے لیے پچھلے علم کی بنیاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اقتباس اس پر واضح کرتا ہے کہ کئی معلومات کو سمجھنے اور یاد رکھنے کے لیے پہلے سے موجود علم سے جوڑنا ضروری ہے جو سیکھنے کے عمل کو آسان اور معنی خیز بناتا ہے۔

جموئی طور پر، میک اٹ اسٹک ایک شاندار کتاب ہے جو سیکھنے کے عمل کو تبدیل کر سکتی ہے۔ اگر آپ طالب علم ہیں، استاد ہیں، یا کوئی بھی جو لائف لائف لرننگ میں دلچسپی رکھتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ یہ نہ صرف آپ کی سیکھنے کی صلاحیت بڑھانے کی بلکہ آپ کو غلطیوں سے سیکھنے کی اہمیت بھی سکھائے گی۔ سیکھنے کے موضوع پر دنیا بھر میں پڑھائی سے اس کی مقبولیت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر آپ اسے آزمانا چاہیں تو یہ آپ کی سیکھنے کی عادات کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گی!



از: محمد علیم اللہ شریف 9739165273

معلومات جلدی ہڈیوں سے مٹ جاتی ہیں، جبکہ مشکل اور کوشش سے حاصل ہونے والا علم دیر تک قائم رہتا ہے اور دماغ میں مضبوطی سے جڑ پکڑ جاتا ہے۔

2- "Trying to solve a problem before being taught the solution leads to better learning, even when errors are made in the attempt."

حل سکھانے جانے سے پہلے مسئلہ حل کرنے کی کوشش بہتر سیکھنے کا سبب بنتی ہے حتیٰ کہ کوشش میں غلطیاں بھی ہوں۔ یہ اقتباس بیان کرتا ہے کہ مسائل کو خود حل کرنے کی جدوجہد، چاہے غلطیاں ہوں، سیکھنے کو موثر بناتی ہے کیونکہ یہ دماغ کو فعال کرتی ہے اور غلطیوں سے سبق ملتا ہے۔

3. Practice that's spaced out, interleaved with other learning, and varied produces better mastery, longer retention and more versatility.

مشق جو وقفوں میں تقسیم ہو دیگر سیکھنے کے ساتھ ملائی جائے اور متنوع ہو بہتر مہارت، دیر پا یادداشت اور زیادہ لچک پیدا کرتی ہے۔ یہ اقتباس مشق کے موثر طریقوں پر زور دیتا ہے کہ مسلسل ایک ہی چیز کی بجائے وقفوں میں مختلف موضوعات ملا کر اور متنوع انداز میں مشق کرنے سے سیکھنا مستحکم اور چلدار ہوتا ہے۔

4- "Retrieval practice - recalling facts or concepts or events from memory is a more effective learning strategy than review by rereading."

یاد رکھنے کی مشق، حقائق، تصورات یا واقعات کو یاد کرتے ہوئے یادداشت میں محفوظ رکھنا دوبارہ پڑھنے کی نسبت زیادہ موثر سیکھنے کی حکمت عملی ہے۔ یہ اقتباس بتاتا ہے کہ متن کو بار بار پڑھنے کی بجائے معلومات کو خود یاد سے نکالنے کی مشق جیسے خود ٹیسٹ، یادداشت کو مضبوط کرتی ہے اور سیکھنے کو دیر پا بناتی ہے۔

کتاب کی خوبیوں کی بات کی جائے تو کتاب مکمل طور پر تحقیق پر مبنی ہے۔ مصنفین نے دس سال کی تحقیق کا خلاصہ پیش کیا ہے، جو سیکھنے کی نفسیات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ نہ صرف نظریات بتاتی ہے بلکہ حقیقی زندگی کی مثالیں اور کیس اسٹڈیز بھی کتاب میں شامل ہیں، جیسے کھلاڑیوں، پائلٹوں اور طلبہ کی مثالیں اس کتاب میں موجود ہیں۔ آخری ایوباب میں طلبہ، اساتذہ اور ٹیچرز کے لیے مخصوص ٹپس ہیں۔ مثال کے طور پر

1. ریویو پریکٹس (Retrieval Practice): خود سے سوالات پوچھنا، فلیش کارڈز استعمال کرنا یا کلاس میں کم اسٹیکس کو پڑھنا۔ یہ جانکاری حاصل کرنے کی مشق ہے جو یادداشت کو بہتر بناتی ہے۔

2. اسپیسڈ ریپیٹیشن (Spaced Repetition): مشق کو دووں، ہفتوں میں تقسیم کرنا۔ یہ بھولنے کی روک تھام کرتی ہے اور معلومات کو مستحکم کرتی ہے۔

3. انٹریوٹنگ (Interleaving): مختلف موضوعات کو ملا کر پڑھنا یا مشق کرنا۔ یہ عمل مسائل کی شناخت اور حل میں مدد دیتا ہے۔

4. ایلاوریشن (Elaboration): نئی معلومات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور اسے پہلے سے معلوم چیزوں سے جوڑنا۔ یہ معنی خیز سیکھنے کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔

5. ریفلکشن اور کیلمبریشن (Reflection and Calibration): سیکھنے پر غور کرنا اور اپنی کمزوریوں کو پہچاننا۔ اس عمل میں غلطیوں سے سیکھنا اور فیڈ بیک لینا ضروری ہے۔

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیکھنے سے دماغ میں تبدیلیاں آتی ہیں یعنی نیورو پلاسٹیسٹیٹی کو سمجھا گیا ہے، مطلب ذہنی صلاحیتیں صرف پیدا نہیں ہوتیں بلکہ مشق سے بڑھانی جاسکتی ہیں۔ مصنفین نے برازیل کے تیم جیوں کی مثال دی ہے جو سڑکوں پر کاروبار چلا کر ریاضی سیکھتے ہیں جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سیکھنے کی صلاحیت سب میں ہے۔

1- "Learning is deeper and more durable when it's effortful. Learning that's easy is like writing in sand, here today and gone tomorrow." سیکھنا زیادہ گہرا اور دیر پا ہوتا ہے جب محنت طلب ہو۔ آسان سیکھنا ریت پر لکھنے کی طرح ہے، آج یہاں ہے اور کل غائب۔ یہ اقتباس بتاتا ہے کہ آسان اور بغیر جدوجہد کے سیکھنے سے

کتاب میں انٹریوٹنگ یعنی مختلف موضوعات کو ملا کر مشق کرنا کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ یہ سیکھنے میں سست لگتا ہے لیکن مسائل کی تفریق اور حل کرنے کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔ اسی طرح، اسپیسڈ ریپیٹیشن یعنی مشق کو وقت کے وقفوں میں تقسیم کرنا بھولنے کو روکتا ہے اور لانگ ٹرم میموری کو مضبوط کرتا ہے۔

موثر سیکھنے کی حکمت عملیوں کے ذیل میں کتاب میں پانچ اہم حکمت عملیوں کو پیش کیا گیا ہے جو سائنسی طور پر ثابت شدہ ہیں۔ ذیل میں ان کی مختصر وضاحت درج کی جاتی ہے۔

1. ریویو پریکٹس (Retrieval Practice): خود سے سوالات پوچھنا، فلیش کارڈز استعمال کرنا یا کلاس میں کم اسٹیکس کو پڑھنا۔ یہ جانکاری حاصل کرنے کی مشق ہے جو یادداشت کو بہتر بناتی ہے۔

2. اسپیسڈ ریپیٹیشن (Spaced Repetition): مشق کو دووں، ہفتوں میں تقسیم کرنا۔ یہ بھولنے کی روک تھام کرتی ہے اور معلومات کو مستحکم کرتی ہے۔

3. انٹریوٹنگ (Interleaving): مختلف موضوعات کو ملا کر پڑھنا یا مشق کرنا۔ یہ عمل مسائل کی شناخت اور حل میں مدد دیتا ہے۔

4. ایلاوریشن (Elaboration): نئی معلومات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور اسے پہلے سے معلوم چیزوں سے جوڑنا۔ یہ معنی خیز سیکھنے کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔

5. ریفلکشن اور کیلمبریشن (Reflection and Calibration): سیکھنے پر غور کرنا اور اپنی کمزوریوں کو پہچاننا۔ اس عمل میں غلطیوں سے سیکھنا اور فیڈ بیک لینا ضروری ہے۔

کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیکھنے سے دماغ میں تبدیلیاں آتی ہیں یعنی نیورو پلاسٹیسٹیٹی کو سمجھا گیا ہے، مطلب ذہنی صلاحیتیں صرف پیدا نہیں ہوتیں بلکہ مشق سے بڑھانی جاسکتی ہیں۔ مصنفین نے برازیل کے تیم جیوں کی مثال دی ہے جو سڑکوں پر کاروبار چلا کر ریاضی سیکھتے ہیں جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ سیکھنے کی صلاحیت سب میں ہے۔

یہ سیکھنے کی عادات کو ہمیشہ کے لیے بدل دے گی!

Make it Stick: The Science of Successful Learning ایک بین الاقوامی بیسٹ سیلر کتاب ہے جسے پیٹری براؤن، ہنری ایل روڈیگر III اور مارک اے میک ڈینیل نے تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب 2014 میں شائع ہوئی تھی اور اب تک 1.5 ملین سے زیادہ کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔ کتاب کا بنیادی موضوع سیکھنے کی سائنس ہے، جو جدید نفسیاتی تحقیق پر مبنی ہے۔ مصنفین میں دو علمی نفسیات دان اور ایک کہانی نویس شامل ہیں۔ انہوں نے سیکھنے کے روایتی طریقوں کو چیلنج کیا ہے اور ایسے موثر طریقے پیش کیے ہیں جو معلومات کو دیر پا یاد رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ یہ کتاب طلبہ، اساتذہ، ٹیچرز اور لائف لائف لرنرز کے لیے خاص طور پر مفید ہے، کیونکہ یہ نہ صرف سیکھنے کی غلط فہمیوں کو دور کرتی ہے بلکہ عملی حکمت عملیوں کو فراہم کرتی ہے۔

کتاب کا آغاز سیکھنے کی غلط فہمیوں سے ہوتا ہے۔ مصنفین بتاتے ہیں کہ لوگ اکثر ایسے طریقے اپناتے ہیں جو موثر نہیں ہوتے، جیسے متن کو بار بار پڑھنا (ری ریڈنگ) یا نوٹس کو دہرانا۔ یہ طریقے illusion of knowing پیدا کرتے ہیں، یعنی آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے سیکھ لیا ہے، لیکن اصل میں معلومات دیر پا نہیں ہوتیں۔ اس کے برعکس، کتاب میں سیکھنے کے سائنسی اصولوں پر زور دیا گیا ہے، جو تحقیق اور تجربات پر مبنی ہیں۔ کتاب کو آٹھ ایوباب میں تقسیم کیا گیا ہے، جو سیکھنے کے عمل کو سمجھنے کے لیے عملی ایپلیکیشنز پیش کیے ہوئے ہیں۔

سیکھنے کی غلط فہمیاں اور سائنسی حقائق بیان کرتے ہوئے مصنفین نے مندرجہ ذیل غلط فہمیوں کی نشاندہی کی ہے۔

* غلط فہمی، ری ریڈنگ اور اسٹڈی پریکٹس موثر ہے۔ کتاب بتاتی ہے کہ متن کو بار بار پڑھنا یا ایک ہی موضوع پر مسلسل مشق کرنا مثلاً ایک ہی قسم کے مسائل کو ایک ساتھ حل کرنا، جلدی بھولنے کا سبب بنتا ہے۔ اس کے بجائے، ریویو پریکٹس یعنی معلومات کو دماغ سے نکالنے کی مشق جیسے خود ٹیسٹ لینا زیادہ موثر ہے۔ یہ ٹیسٹنگ ایفیکٹ کہلاتا ہے، جو معلومات کو مضبوط کرتا ہے اور برقرار رکھتا ہے۔

* غلط فہمی - سیکھنا آسان ہونا چاہیے۔ مصنفین کہتے ہیں کہ سیکھنا مشکل اور محنت طلب ہوتا ہے تو زیادہ دیر پا ہوتا ہے۔ آسان سیکھنے سے جلدی بھول جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ غلطیاں کرنا، سیکھنے کو بہتر بناتا ہے۔

* غلط فہمی - ایک موضوع پر فوکس کرنا بہتر ہے۔

ٹرمپ اور نتن یاہو: جدید دنیا کے عالمی جنگی مجرم

بھارت اور امریکہ خود دفاع کا حق پیش کرتے ہیں، مگر یہ دلائل قانونی طور پر کمزور ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 کی 1200 بلاکٹوں کے جواب میں 45 ہزار شہریوں کا قتل مناسب طاقت کے اصول کی خلاف ورزی ہے دفاع کا مطلب انتقام نہیں۔ 70 فیصد بلاکٹیں عورتوں اور بچوں کی ہیں جبکہ عسکری گروہ صرف 15 فیصد تھے، جو شہریوں کی جان کی لیے توجہی کو ثابت کرتا ہے۔ خوراک کی فراہمی روکنا فوجی ضرورت نہیں بلکہ اجتماعی سزا ہے، جو بین الاقوامی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے۔ عسکری گروہوں کے شہری علاقوں میں ہونے والے جواز بھی بے اثر ہے کیونکہ قانون شہریوں کو تحفظ دیتا ہے چاہے ان کے ہتھیاروں موجود ہوں، اور حکمرانوں پر فرض ہے کہ وہ فوج کو شہریوں کے تحفظ کی ہدایت دیں جو بین الاقوامی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے۔

بین الاقوامی سیاست کے حقیقت پسندانہ نظریے کے مطابق ٹرمپ اور نتن یاہو کا اتحاد فطری ہے طاقتور ممالک اپنے مفادات کے لیے عالمی اداروں کو ٹول مارتھ میں گرتی تھیں۔

توانی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ عالمی قانون نوآبادیاتی ہے: افریقہ کے رہنماؤں پر فوجی گرفتاری کے احکامات جبکہ مغربی اتحادیوں کے لیے دھمکیاں۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف سلسل کشی کا مقدمہ جیتا، مگر امریکہ نے سلاطنتی کونسل میں حق رائے دہی استعمال کر کے اسے بے اثر بنا دیا۔ طاقتور ممالک کی مستقل نشستوں کا جائز استحکام عالمی انصاف کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ ٹرمپ اور نتن یاہو نے نہ صرف فلسطینیوں کا قتل عام کیا بلکہ عالمی انصاف کے ڈھانچے کو ہی داؤ پر لگا دیا: عدالتوں کی آزادی ختم، انسانی قانون کی کوئی، اور انتہائی کالجبر جس میں قواعد پر مبنی نظام مغربی مفادات کا حصہ نعرہ بن گیا۔ یہ دوہرا معیار مستقبل کے خطرات پیدا کرتا ہے، روس، چین یا ایران بھی کہیں گے کہ عدالت تعصب پسند ہے، اور نتیجہ قانون کی بجائے طاقت کا راج ہوگا۔

ڈومینڈ ٹرمپ اور نتن یاہو کے اقدامات بین الاقوامی فوجداری قانون کے تحت سنگین جرائم میں شامل ہیں سلسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم، اور جنگی جرائم۔ ان کا دفاع قانونی جواز نہیں بلکہ سیاسی چال ہے، ان کی سرپرستی اخلاقی نہیں بلکہ سامراجی ہے۔ عالمی برادری کے پاس دور رسٹے ہیں: طاقتور کو رعایت دے قانون کو مذاق بنانے یا عدالتیں مضبوط کرے، سیاسی قیمت ادا کرے۔

نئی تاریخ بدلتی تھی: آج ٹرمپ اور نتن یاہو کے خلاف وہی تاریخ رقم ہونی چاہیے کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔ جب تک طاقتور جرائم سزا نہ پائیں گے، عالمی قانون شخص کا گناہ کے کلورے میں رہے گا، اور غزہ کی لاشیں اس کی ناکامی کا سبق دیتی رہیں گی۔

بہتلم :- اسماعیل جبین فلک

بجٹ، بیانیہ اور حقیقت: کرناٹک میں اقلیتوں کے نام پر سیاست یا حقائق کی تحریف؟

بجٹ، بیانیہ اور حقیقت: کرناٹک میں اقلیتوں کے نام پر سیاست یا حقائق کی تحریف؟

جمہوری سیاست میں بجٹ محض مالی اعداد و شمار کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ریاست کی ترجیحات، سماجی انصاف کے نظریے اور حکمرانی کے مزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدا رامیا کے حالیہ بجٹ کے بعد ایک مرتبہ پھر سیاسی بیانیہ اور حقیقت کے درمیان واضح تضاد سامنے آیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی کئی رہنماؤں نے اس بجٹ کو طنزیہ انداز میں بررز بجٹ قرار دیتے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ حکومت نے ریاست کے وسائل صرف اقلیتوں کے لیے وقف کر دیے ہیں۔ لیکن جب بجٹ کے اصل اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو یہ دعویٰ حقیقت کے بالکل برعکس معلوم ہوتا ہے۔

ریاستی بجٹ کا مجموعی حجم تقریباً 4,484.4 لاکھ روپے ہے۔ اس کے مقابلے میں اقلیتی طبقات کے لیے شخص رقم 4,761 کروڑ روپے ہے، جو مجموعی بجٹ کا محض ایک فیصد بنتی ہے۔ اگر اسے آبادی کے تناسب سے دیکھا جائے تو کرناٹک میں اقلیتی طبقات کی مجموعی آبادی تقریباً 16 فیصد ہے۔ اصولی طور پر اگر بجٹ کی تقسیم آبادی کے تناسب کے مطابق ہوتی تو اقلیتوں کے لیے بجٹ کا کم از کم 16 فیصد حصہ مختص ہونا چاہیے تھا۔ اس حساب سے اقلیتی فلاح و بہبود کے لیے تقریباً 70 ہزار کروڑ روپے رقم بنتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اس تناسب کو کم کر کے صرف پانچ فیصد بھی مان لیا جائے تو اقلیتی طبقات کے لیے کم از کم 25 ہزار کروڑ روپے رقم مختص ہونے چاہیے تھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ انہیں صرف 4,761 کروڑ روپے دیے گئے ہیں۔ اس منظر میں یہ سوال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ جس بجٹ میں اقلیتوں کے لیے صرف ایک فیصد رقم رکھی گئی ہو، اسے کس منطق کے تحت بررز بجٹ کہا جا رہا ہے؟

یہ معاملہ صرف اعداد و شمار کا نہیں بلکہ سیاسی بیانیہ اور سماجی ذہن سازی کا بھی ہے۔ جب کسی بجٹ کو ایک مخصوص مذہبی شناخت کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد اکثر سیاسی فضا کو متاثر کرنا ہوتا ہے۔ اس سے عام شہریوں میں یہ تاثر پیدا کیا جاتا ہے کہ ریاست کے وسائل کسی ایک طبقے کے حق میں جھک گئے ہیں، حالانکہ حقیقت اس سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اگر بجٹ کی مکمل تفصیلات دیکھی جائیں تو واضح ہوتا ہے کہ حکومت نے ساج کے مختلف طبقات کے لیے بڑے پیمانے پر فنڈز مختص کیے ہیں۔ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے 46,500 کروڑ روپے سے زائد کی رقم رکھی گئی ہے۔ سماجی بہبود جملہ کے تحت 15,081 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم رہنمائی اسکولوں، طلبہ کے وظائف اور دیگر فلاحی اسکیموں کے لیے مختص کی گئی ہے۔ پسماندہ طبقات کے فلاحی جملہ کے تحت کئی نئی اسکیمیں اور کارپوریشن قائم کی گئی ہیں، جن میں ریاست کے بڑے سماجی گروہ بھی شامل ہیں۔ اس کے باوجود اقلیتوں کے لیے نسبتاً محدود فنڈز کو لے کر جو سیاسی شور مچا رہا ہے، وہ نئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ کیا واقعی مسئلہ فنڈ کی مقدار ہے یا پھر سماجی بیانیہ کی تشکیل؟

ایک اور اہم پہلو کرشنہ بجٹ کے تجربات سے بھی جڑا ہوا ہے۔ پچھلے مالی سال میں اقلیتوں کے لیے تقریباً 4,500 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔ مگر اس حوالے سے سنگین الزامات سامنے آئے کہ اس میں سے پچاس فیصد فنڈ بھی جاری نہیں کیا گیا۔ مزید یہ کہ جو فنڈ جاری ہوا، اس کا بھی مکمل استعمال نہیں ہو سکا۔ اس صورت حال نے اقلیتی فلاحی

از: عبدالحمید منصور - بنگلور

شب قدر کا ابدی پیغام امت مسلمہ کے نام

سوال بھی نہایت ہی عجیب و غریب چیز ہے، کبھی تو یہ استفہامیہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کی مقدار یا کیفیت اور کیفیت کو پتہ لگایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی نے زید نامی شخص کو کچھ پیسے دئے تو زید فوراً سوال کرتا ہے کہ کھائی ہے کتنے پیسے؟ تو یہ سوال کیفیت اور کیفیت معلوم کرنے کیلئے ہوا، کبھی یہی سوال اپنے مخاطب کو کسی چیز کی اہمیت یا فضیلت بتلانا مقصود ہوتا استعمال کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر باپ اپنے لڑکے سے یہ کہے کہ بیٹے آپ قرآن کریم کے حافظ بن جاؤ، پھر یہ سوال بیٹے ہی سے کرے کہ معلوم ہے تمہیں کہ قرآن کریم حفظ کرنا کیسا ہے یا اس کا کتنا بڑا فائدہ ہے؟ یہ سوال یہاں قرآن کریم کی فضیلت و اہمیت کو واضح کرنے کیلئے ہے۔

اس طرح بہت سے سوالات مقدار کیفیت اور فضیلت کو بیان کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔ اب سوال خود سارے جہاں کا مالک کر رہا ہے۔ پہلے تو سورہ قدر میں یہ کہا کہ بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا لیلۃ القدر میں (القدر ۳۰) فوراً اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے کہ اور تم کو معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ (القدر) تو یہاں خالق کائنات ایک سوال قائم کرنے کے بعد قیامت تک دنیا میں قدم رکھنے والے قرآن کے مخاطب انسانوں کو شب قدر کی فضیلت و عظمت کو بیان کرنا چاہتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ یہ سوال کرنے کے بعد اگلی آیت میں خود جواب دیا کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ساری دنیا کے انسانوں سے اللہ تعالیٰ خطاب کرتے ہوئے یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ اصل میں یہ وہی رات ہے کہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک کتاب خداوندی قرآن کریم کو بیک وقت اتارا گیا، پھر آسمان دنیا سے حسب ضرورت حضرت جبرئیل کے ذریعے یعنی آخر الزماں پر اتارا گیا۔

قرآن کریم ایک انقلاب آفرین کتاب ہے اللہ تعالیٰ یہاں تمام انسانوں کو لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ یہ قرآن کریم، یہ کتاب ہدایت یہ کتاب مبین اور وہ جیسے رمضان اپنے اختتام کی طرف بڑھتا ہے ہم ایک ایسی پوشیدہ رات کی شدت سے تلاش کرتے ہیں جو ہماری تقدیر کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل سکتی ہے اور ہمارے دلوں کو الٰہی انعامات کے رنگ میں رنگ سکتی ہے۔ لیلۃ القدر یعنی تقدیر کی رات اب ہمارے ہاتھوں کی دھیر پر ہے۔ یہ مختصر لمحہ پوری زندگی کی کامیابی سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔ اگر ہم اس عارضی لمحے کو پالیں تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ **اللَّهُمَّ اِنَّكَ عَوْنٌ نَحْبُ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّي**۔ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ تو معاف کرنا پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما۔ کوئی یہ سوال کر سکتا ہے کہ جب میں اس لمحے میں دنیا کی ہر نعمت مانگ سکتا ہوں تو میں صرف معافی ہی کیوں مانگوں۔ جب پوری دنیا کی نعمتیں میرے ہاتھوں کے قریب ہوں تو میں صرف بخشش کی دعا کیوں کروں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بخشش وہ بنیاد ہے جس پر اللہ کے تمام انعامات قائم ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا دل پہلے ہی گناہوں سے بھرا ہوا ہو تو اللہ اپنی نعمتیں میرے دل کے پیالے میں کیسے انڈیل سکتا ہے۔ اگر میرا دل پہلے ہی سیاہ اور داغ دار ہو تو اللہ اپنی صفات کے رنگ اس میں کیسے بھر سکتا ہے۔ اللہ کی نعمتیں انسان پر اسی وقت نازل ہوتی ہیں جب اس کا دل پاک ہو۔ کپڑا اسی وقت رنگ پڑتا ہے جب اسے اچھی طرح دھویا جائے۔ گندہ کپڑا کسی رنگ کو قبول نہیں کرتا۔ جمعہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۳۔

کرتے ہیں۔ اگر میرا دل پہلے ہی گناہوں سے بھرا ہوا ہو تو اللہ اپنی نعمتیں میرے دل کے پیالے میں کیسے انڈیل سکتا ہے۔ اگر میرا دل پہلے ہی سیاہ اور داغ دار ہو تو اللہ اپنی صفات کے رنگ اس میں کیسے بھر سکتا ہے۔ اللہ کی نعمتیں انسان پر اسی وقت نازل ہوتی ہیں جب اس کا دل پاک ہو۔ کپڑا اسی وقت رنگ پڑتا ہے جب اسے اچھی طرح دھویا جائے۔ گندہ کپڑا کسی رنگ کو قبول نہیں کرتا۔ جمعہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۳۔

جیسے رمضان اپنے اختتام کی طرف بڑھتا ہے ہم ایک ایسی پوشیدہ رات کی شدت سے تلاش کرتے ہیں جو ہماری تقدیر کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل سکتی ہے اور ہمارے دلوں کو الٰہی انعامات کے رنگ میں رنگ سکتی ہے۔ لیلۃ القدر یعنی تقدیر کی رات اب ہمارے ہاتھوں کی دھیر پر ہے۔ یہ مختصر لمحہ پوری زندگی کی کامیابی سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔ اگر ہم اس عارضی لمحے کو پالیں تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔ **اللَّهُمَّ اِنَّكَ عَوْنٌ نَحْبُ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّي**۔ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ تو معاف کرنا پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما۔ کوئی یہ سوال کر سکتا ہے کہ جب میں اس لمحے میں دنیا کی ہر نعمت مانگ سکتا ہوں تو میں صرف معافی ہی کیوں مانگوں۔ جب پوری دنیا کی نعمتیں میرے ہاتھوں کے قریب ہوں تو میں صرف بخشش کی دعا کیوں کروں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بخشش وہ بنیاد ہے جس پر اللہ کے تمام انعامات قائم ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔

کرتے ہیں۔ اگر میرا دل پہلے ہی گناہوں سے بھرا ہوا ہو تو اللہ اپنی نعمتیں میرے دل کے پیالے میں کیسے انڈیل سکتا ہے۔ اگر میرا دل پہلے ہی سیاہ اور داغ دار ہو تو اللہ اپنی صفات کے رنگ اس میں کیسے بھر سکتا ہے۔ اللہ کی نعمتیں انسان پر اسی وقت نازل ہوتی ہیں جب اس کا دل پاک ہو۔ کپڑا اسی وقت رنگ پڑتا ہے جب اسے اچھی طرح دھویا جائے۔ گندہ کپڑا کسی رنگ کو قبول نہیں کرتا۔ جمعہ ۱۲ مارچ ۱۹۹۳۔

نے ابو بکر کو صدیق اکبر، عمر بن خطاب کو فاروق اعظم، عثمان بن عفان کو غنی اور علی بن ابی طالب کو المرتضیٰ کے القابات سے رتقی دنیا تک نوازا دیا، یہ وہی قرآن ہے جس پر سچے دل سے عمل کرنے والوں نے نصف دنیا پر حکمرانی کی، یہ وہی قرآن ہے کہ جس پر عمل جو سب سے زیادہ دنیا میں پڑھی جانے والی ہے، یہ وہی کتاب ہے جو کمل بچوں اور بڑوں کے سینوں میں محفوظ ہے، یہ وہی کتاب خداوندی ہے قیامت تک دنیا کا قابل سے قابل شخص بھی ایک لفظ اس جیسا پیش کرنے سے عاجز ہے، یہ وہی کتاب خداوندی ہے



جس نے ایمان کی روشن کرنوں کو فاران کی بلند وبالا چوٹیوں سے ساری دنیا میں پھیلا دیا، یہی وہ کتاب خداوندی ہے جس کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والوں کا مقام فرش خاک سے لیکر عرش پاک تک پہنچ گیا، یہ وہی کتاب خداوندی ہے جس کے قانون پر عمل کرنے والی مقدس جماعت نے مساجد کی حدود سے نکل کر اس قانون کو میدان جنگ میں نافذ کیا، اس دستور قرآن کو گھر کی چہار دیواری سے باہر کرسی عدالت تک پہنچایا، یہ وہی کتاب خداوندی ہے جس کے متنازع قانون کو زندگی کے ہر شعبے میں صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے نافذ کر کے دم لیا۔

کرنے والوں نے فقیری میں بھی بادشاہی کی، یہ وہی قرآن ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ محفوظ کتاب ہے، یہ وہی قرآن ہے جس پر ایمان لانے والے امتوں میں خیر الام کہلائے گئے، یہ وہی قرآن ہے جس کے ماننے والوں کو امت وسط کا لقب دیا گیا ہے، یہ وہی قرآن ہے جس پر سچے دل سے عمل کرنے والوں کو خیر امت کے نام سے یاد کیا گیا، یہ وہی قرآن ہے جس پر مٹنے والوں کو روز قیامت شفعہ المذنبین کے مبارک ہاتھوں سے آب کوش پلایا جائیگا، یہ وہی قرآن ہے کہ جسکی سورۃ الملک کی تلاوت کرنے والے کو خدا قبر سے محفوظ کر دیا جائیگا۔ یہ وہی قرآن ہے کہ جسکی سورۃ یاسین تلاوت کرنے والے کو ہر بیماری سے شفا اور سرکرات کے وقت آسانی عطا کی جائے گی، یہ وہی قرآن ہے کہ جسکی تلاوت کرنے کو آخرت میں اجر دیا جائے گا، یہ وہی قرآن ہے کہ جسکی تلاوت کرنے پر عمل کرنے والے کو آخرت میں پروانہ نجات تھما دیا جائے گا، یہ وہی قرآن ہے کہ جس پر ایمان لانے والے کو جنت عطا کی جائے گی۔ یہ وہی کتاب ہے

لیلۃ القدر یعنی تقدیر کی رات

۱- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۲- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۳- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۴- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

۵- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۶- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۷- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۸- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

۹- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۱۰- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۱۱- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۱۲- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

کامیاب ہوگی اسی طرح یہ لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی ہمیں صحابہ کرام کے نقوش قدم پر چلنے کی تلقین کرتی ہے، لہذا یہ لیلۃ القدر قرآن کریم کو اپنی زندگیوں کا بنیادی دستور بنا کر ہمیں دونوں جہاں میں معزز و محترم قرار دینے جانے کا درس دیتی ہے، شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی ہمیں بھولے ہوئے سبق کی یاد دہانی اس طرح کرائی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر آج بھی اگر ہم دینی، اجتماعی، اقتصادی، تعلیمی، سیاسی اور دنیوی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی ہدایات و احکامات پر عمل کے سوا کوئی اور راستہ ہی نہیں، اسی قرآن کریم کو اپنی زندگی و آخرت کی مشعل راہ اور اصل رہنما بنا کر صحابہ کرام نے آدھی دنیا پر حکمرانی کی اور اپنی آخرت کو بھی کامیاب بنایا۔ لہذا ہماری موجودہ مشکلات اور انتہائی سنگین مشکلات کے مسائل کا حل قرآن کریم پر عمل کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہم ضرور شب قدر کے اس اہم اور ضروری پیغام کو سمجھیں اور اسی خطوط پر اپنی دنیوی و اخروی زندگیوں کو سنواریں اور خدا کی خوشنودی حاصل کریں، نیز اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق عنایت فرمائیں۔ تمام قارئین سے التجا ہے کہ احقر رقم الحروف کو بھی اپنی دعوات صالحہ میں ضرور یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بار بار یہ مقدس ماہ رمضان اور اس کی نیک گھڑیاں نصیب فرمائے، آمین۔ بجاہ سید المرسلین و خاتم النبیین ﷺ۔

دنوں جہاں کی کامیابی کا راز لیلۃ القدر کا یہ ابدی پیغام اس امت نعتی مرسل کے نام بھی ہے کہ خدا کی آخری کتاب جو آخری پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑے ہی ترک و احتشام کے ساتھ نازل کی گئی ہے اور درگاہ نبوت اور دربار رسالت مآب کے انتہائی امین صحابہ کرام کا طبقہ جو اس عظیم الشان کتاب خداوندی کا سب سے پہلا مخاطب طبقہ ہے، جس طبقے نے قرآن کریم کے ایک ایک حکم کی تعمیل کو اپنے لئے حرج جان بنالیا تھا، بڑی دیانت و امانت اور خوف و خشیت کے ساتھ اس مقدس جماعت نے قرآن کریم کی ایک ایک ہدایت پر عمل کیا اور دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی حاصل کی۔ قیامت تک ہر سال یہ لیلۃ القدر ہمیں اسی کا پیغام دیتی رہے گی کہ جس طرح قرآن کریم کے اولین مخاطب صحابہ کے امین طبقے نے قرآن کریم کی ہدایات و احکامات پر عمل پیرا رہ کر خدا و رسول کی مرضیات کے عین مطابق زندگیاں گزاریں، چنگی دنیا و آخرت دونوں کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔



از: محمد عطاء الرحمن القاسمی - شیموگ

۱- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۲- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۳- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۴- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

۵- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۶- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۷- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۸- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

شریعت اللہ کا عطا کردہ نظام زندگی ہے

ظلم، ناانصافی اور لوٹ مار کا خوف نہ ہو۔

جرائم پر کنٹرول کے لیے بروت اور سخت سزاؤں کی تنفیذ ضروری ہے۔ جس معاشرے میں جرم کر کے سچ نکلنے کا راستہ ہو وہاں جرم پر کنٹرول ناممکن ہے۔

شریعت اسلامی میں سخت سزاؤں میں صرف مجرم کو جرم کی سزا، بلکہ متاثر کو انصاف اور معاشرے کو عبرت کے پیش نظر سزا دی گئی ہے۔ آج دنیا گواہ ہے کہ جہاں جہاں جرم کی پاداش میں سخت سزا نہیں رائج ہیں وہاں باقی دنیا کے مقابلے میں زیادہ امن و امان ہے، جس میں عرب ممالک قابل ذکر ہیں۔ جہاں فیصلوں میں تاخیر اور سزا میں نرمی ہے وہاں امن و امان میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

مقتول اور اس کے لواحقین کے ساتھ انصاف کا تقاضا ہے کہ قاتل کو جرم کی بھر پور سزا دی جائے، ورنہ زندگی کی بازی ہارنے والے کی ماں کے لخت جگر یا کسی خاندان کے وارث کے چہن جانے والے

۱- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۲- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۳- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۴- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

۵- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۶- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۷- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۸- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

۹- عداوت: انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے پچھلے گناہوں پر دل سے نام ہو۔ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور انہیں اپنے سامنے لائے اور اس قدر بچھٹائے کہ گویا اس پر شدید پسیدہ آجائے۔

۱۰- پچھلی ذمہ داریوں کی ادائیگی: تو یہ کی دوسری شرط یہ ہے کہ انسان اپنی پچھلی ذمہ داریوں کو پورا کرے جنہیں وہ اب پورا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا اور اب تو یہ کرنا چاہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر نماز ادا کرنی چاہیے۔ اگر کسی صاحب حیثیت نے حج تکلیف کو دور ہی نہ کرے بلکہ اس سے معافی بھی مانگے۔ یہ معاملہ اتنا نازک ہے کہ اللہ نے انسان کی بخشش کے لیے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ اپنے مظلوم سے معافی مانگے اور مظلوم اسے معاف کر دے تاکہ اللہ اسے پکڑیں نہ لے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ اگر ممکن ہو تو جن لوگوں کو اس نے تکلیف دی ہے ان سے معافی طلب کرے۔

۱۱- اپنی غلطیوں کی اصلاح کرنا: پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنی استطاعت کے مطابق ان لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے جنہیں اس نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تو کم از کم ان کے لیے دعا کرے۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی نے ناجائز طور پر کسی کا مال لے لیا ہو اور اسے واپس کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ دعا کرے کہ اے اللہ میرے پاس اس شخص کا مال واپس کرنے کا ذریعہ نہیں تو اپنی طرف سے اسے عطا فرما۔

۱۲- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عزم: چھٹی شرط یہ ہے کہ انسان دل میں پکا عہد کرے کہ وہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور مضبوط ارادہ کرے کہ اب وہ اس طرف واپس نہیں جائے گا۔ اگر بعد میں کسی مجبوری سے گناہ ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔ لیکن تو بہ کے وقت انسان کا ارادہ بچا ہونا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ رات کو گناہ کرے اور صبح بے معنی عہد کر لے بلکہ اس کا ارادہ بچا ہو اور وہ پوری کوشش کرے کہ گناہ سے بچے۔

از: مسلم محمود - مسقط (عمان)

